

مگس کی قے : شہد۔ شہد کی مکھیاں پھولوں، پھلوں سے رس چوستی ہیں اور شہد بنا کر منہ کے راستے چھتے میں اگل دیتی ہیں۔ شہد کو زیادہ سے زیادہ مکروہ ظاہر کرنے کے لیے مگس کی قے قرار دیا۔  
 شرح : اے زاہد تو شراب کا پیالہ کیوں ٹھکراتا ہے ؟ اسے پی لینے سے انکار کیوں کرتا ہے یہ شراب ہے مکھی کی قے نہیں، جس سے تجھے کراہت آئے۔

۴۔ لغات : نہیں ہے : کلمہ نفی لیکن اس شعر میں یہ طور اسم علم استعمال ہوا ہے اس لیے اسے ”اے نہیں ہے“ کہہ کر خطاب کیا۔

شرح : اے غالب ! نہ تو یہ کہہ سکتے ہیں کہ تو حقیقتہً موجود ہے اور نہ یہ کہہ سکتے ہیں کہ تو خالصتہً بے وجود ہے۔ پھر سوال پیدا ہوتا ہے کہ اے وہ شخص، جو بار بار ”نہیں ہے“، ”نہیں ہے“ کہہ رہا ہے اور تجھے ”نہیں ہے“ موسوم کر لینا زیبا ہے، یہ تو بتا کہ آخر تو ہے کیا ؟ جس پر نہ خالص ہستی کا اطلاق ہو سکتا ہے، نہ خالص نیستی کا۔

○ نہ پوچھ سسخہ مرہم جبراحتِ دل کا کہ اس میں ریزہ الماس جہز و اسعظم ہے  
 بہت دنوں میں تغافل نے تیرے پیدا کی وہ اک نگہ کہ یہ ظاہر نگاہ سے کم ہے

۱۔ لغات : الماس : ہیرا، جو مرہم میں ڈال دیا جائے تو زخم کو بڑھاتا ہے، جس طرح نمک اور مشک زخم کی تکلیف میں اضافہ کرتے ہیں۔  
 شرح : زخمِ دل کے لیے جو مرہم موجود ہے، اس کے اجزاء کی تفصیل نہ پوچھ، بس اتنا جان لے کہ ہیرے کا ٹکڑا اس کا سب سے بڑا جہز ہے۔

۲۔ شرح : اے محبوب ! تو نے مدت تک میری طرف سے تغافل اور بے پروائی اختیار کیے رکھتی۔ اس کے بعد ایسی نگاہ پیدا کی، جو حقیقتہً نگاہ سے کم ہے۔ یعنی تُو نے دیکھنا بھی شروع کیا تو کنکھیوں سے، جس کا مطلب یہ ہے کہ کبھی کبھی گوشہ چشم سے مجھ پر نگاہ ڈال لیتا ہے۔  
 مولانا طباطبائی لکھتے ہیں :